# سواد اعظم
لاہور
ہفت روزہ

مدیر مسئول
حکیم [illegible]

تاریخ اشاعت
۷-۱۴-۲۱-۲۸ دسمبر

سالانہ
سات روپے
فی پرچہ ۳ آنے

جلد ۶ | ۱۶ رجب المرجب سنہ ۱۳۸۲ھ | جمعۃ المبارک | ۱۴ دسمبر سنہ ۱۹۶۲ء | نمبر ۴۷

# مصطفےٰ و مجتبیٰ و مقتدا و محتشم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

از کلام [illegible]

مصطفےٰ و مجتبیٰ و مقتدا و محتشم
صاحب عز و علاء و والی جملہ امم

اولین کائنات و آخرین ممکنات
مالک حوض و شفاعت صاحب تاج و علم

ذات پاکش اصل موجودات [illegible]
گشت پیدا شوکت اسلام کفراں شد عدم

کمترین بندگان بارگاہش جبرئیل
آدم و موسیٰ و عیسیٰ پیش درگاہش خدم

آں محمد ﷺ سرور کونین ختم المرسلین
سید و ہادی و بشیر فرماں دہ عرب و عجم

آں حبیب ایزد و سالار جملہ انبیاء
دستگیر مستمنداں درمیان موج غم

درمیان خلق با خلق عظیم آمد فزوں
نیست کس ہمتا و انباز اندریں علو و کرم

سیر کردی در شب معراج اے عالیجناب
ہمچو سیارہ تاباں از حرم سوئے حرم

زاں پس معراج تو بالائے عرش آمد جہاں
کاں ندارد ہیچ فاضل [illegible] توفیق قدم

نیست مکتوبی [illegible]
لطف باشد گر بیا [illegible] اے محترم

# عجب نیرنگ عالم ہے

از رشحات قلم حضرت [illegible] شاہ صوفی [illegible] صاحب [illegible] حقیقی چشتی مدظلہ (کراچی)

عجب نقشہ زمانے کا عجب نیرنگ عالم ہے
تبسم [illegible] کے ہونٹوں پہ ہے چشم تر پر نم ہے

نگاہ اہل دانش فکر و بصیرت کو ترستی ہے
کہیں [illegible] کی پہ جا نہیں صورت بدلتی ہے

کہاں ہے آہ آدم کی علامت اب آدم سے
وفا کی رسم [illegible] کریں کہ اہل علم نے

دل انساں میں وہ نیکی کی چمک باقی نہیں باقی
وہ بے خوفی نہیں باقی وہ پامردی نہیں باقی

جہاں کے واسطے سب ظاہری تزئین ہے سب کچھ
کہ جیسے زندگی میں [illegible] تیرہ ہے سب کچھ

[illegible] میں کوئی نکلے تو ممکن ہے [illegible] عنقا
مگر ہر جلتے پر [illegible] انساں نہیں ملتا

جہاں آباد ہے اور زندگی پائی نہیں جاتی
جلے جاتی ہے شمع روشنی پائی نہیں جاتی

گھٹا چھائی ہے شغل [illegible] بیدار نہیں ہوتا
بہار آتی ہے لیکن کوئی دیوانہ نہیں ہوتا

زباں پر نقد ہیں لفظوں میں وہ تری نہیں باقی
رگوں میں خون [illegible]

[illegible] خیال قربت و دوری نہیں رکھتے
بہانے دور والے شان [illegible] نہیں رکھتے

خدا معلوم کب یہ عجب نقشہ [illegible] جائے گا
نہ جانے کب طلوع صبح نو کا وقت آئے گا

# دروغ گوئی اور دشنام طرازی بند کرو

گزشتہ ہفتہ کے شمارہ سواد اعظم میں ہم نے ایک تردید چھاپی تھی جس میں ایک سرکاری اعلان کا حوالہ دیتے ہوئے لاہور کے ایک روزنامہ کے علاوہ ایک ہفت روزہ پرچہ کی تردید کی تھی۔ آج ہم پھر اس ہفت روزہ پرچہ کی تردید کرتے ہیں، اور برملا اعلان کرتے ہیں کہ ہم ہر اس شخص کو خواہ وہ کسی بھی مکتب فکر سے تعلق رکھتا ہو، کافر گردانیں گے، کافر کہیں گے اور کافر لکھیں گے جس نے عظمت و شان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ادنیٰ سی بھی گستاخی کی۔ خواہ وہ اپنا ہو یا غیر، دوست ہو یا دشمن، باپ ہو یا بیٹا۔ محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کسی کی دوستی یا دشمنی کو پرکاہ برابر بھی حیثیت نہیں دینگے، خواہ وہ کوئی ہو۔

(۲) ۔ ہمارے مکتب فکر کے کسی عالم نے کسی بھی مقام پر کسی ایسی تقریر یا بیان، تحریری یا تقریری عہد نہیں کیا کہ وہ فلاں کوئی ہو تو ہم اسے کفر نہیں دیگا۔ بلکہ ہم کہتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ ایک ایسا شخص جو توہین رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچائے گا اور وہ فتوے کفر نہ دے وہ خود کافر ہے، اور اس کی تائید نہ ہمارے علماء کرینگے، بلکہ ہر وہ مسلمان جس کا مذہب سے معمولی سا بھی تعلق ہوگا حمایت نہ کرے گا۔

(۳) ۔ وہ مہم جو لاہور کے ایک ہفت روزہ پرچے نے بغیر کسی سوال و جواب کے بغیر کسی اشتعال کے ڈیڑھ ماہ تک برابر جاری رکھی، اور جب وقتاً فوقتاً دوسروں نے اس کا جواب دیا تو وزیر قانون، ہوم سکریٹری اور مختلف اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں نے ڈھائی ماہ بعد اس مہم کو بند کرنے کی کوشش کی۔ اب پھر اس مہم کو ———— دوبارہ زندہ کیا جارہا ہے، جسکو ہم روز اول سے لیکر آج تک نفرت کی نگاہ سے دیکھتے رہے ہیں، اور اب بھی وطن دشمنی کا مظہر سمجھتے ہیں۔

ہم کسی بھی پرچہ کا کوئی جواب دینے کی بجائے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ پیمانہ صبر لبریز ہونے سے پہلے پہلے اس آواز کو جو ملک اور ملت کے لیے نقصان دہ ہو بند کرے، تاکہ عوامی طور پر کوئی جوابی کارروائی کرنے کی ہمیں نوبت نہ آئے۔

سمجھتے ہیں کہ تمام ملک اس موقع پر جبکہ کشمیر کا سوال پورے زور شور سے سامنے آچکا ہے، ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح صدر مملکت کے پیچھے ہے اور اس وقت میں دشمنوں کو معمولی سا رخنہ تک بھی نہ ملنے دیں جس سے وہ جائز یا ناجائز فائدہ اٹھا سکیں۔ ہم ملک کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دینگے، کیونکہ ہم ملک میں انتشار پھیلانے کی سازش کے مرتکب نہیں ہو سکتے۔ یہاں تمام الزامات کی پرزور تردید کرتے ہیں جنہیں ہمارے اکابر و مقررین پر اتہام رکھے گئے ہیں۔ اور حکومت کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ سرکاری ریکارڈ طلب کرکے ان الزاموں کی جانچ کرے۔ اور جو مساجد کے متعلق نئے فتنوں کی بناء ڈالی گئی ہے اسکو بھی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ سب انتشار پھیلانے کیلئے تنظیم بنائی جارہی ہے۔

ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب [illegible] سیالکوٹ

# حالات کا تقاضا!

## فرقہ بندی ایک لعنت ہے۔ اتحاد و اتفاق میں ہی برکت ہے

آج کل ہمارا زمانہ بڑا ہی پُر آشوب زمانہ ہے۔ وہ اسلام جو کبھی اقوامِ عالم پر چھایا ہوا تھا، آج اپنی لافانی صداقتوں کے باوجود، اور روشن براہین کے باوصف انتہائی بے کسی کے عالم میں ہے۔ سائنس اور ایجادات کے موجودہ دور میں جب بہت سے حقائق پردۂ اخفاء سے باہر آ رہے ہیں اور فطرت کی سچائی کا پکار پکار کر اعلان کر رہے ہیں، حیرت ہے کہ اسلام کو پیش کرنے والوں کی تعداد گھٹتی جا رہی ہے۔ آج امریکہ اور برطانیہ کے عوام دولت و ثروت کی کثرت ہوتے ہوئے بھی سکونِ دل کی نعمت سے محروم ہیں۔ افسوس کہ وہ مسلم قوم جسے امامتِ اقوام کے جلیل القدر منصب سے سرفراز فرمایا گیا تھا، آج دنیا پر اس حقیقت کو آشکار کرنے کی پرواہ نہیں کرتی کہ اطمینانِ قلب کا خزانہ اسلام میں ہے۔

پھر اس سے بھی افسوسناک صورتِ حال یہ ہے کہ وہ اسلام جو تمام دنیا کے انسانوں کو متحد کرنے کے لئے آیا تھا آج اسکی اتحاد کا دعویٰ کرنے والے بھی ایک بات پر جمع نہیں ہیں۔ وہ اسلام جس نے کالے گورے، مشرق و مغرب کے ظاہری اور نسلی امتیازات کو ملیامیٹ کر کے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ کا نعرہ لگاتے ہوئے محمود و ایاز کو ایک ہی صف میں کھڑا کیا تھا آج اسی کا نام لیوا طرح طرح کی تفریق کا شکار ہیں۔ وہ اسلام جس نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ کا سبق دے کر عرب و عجم اور مشرق و مغرب کے فاصلوں کو ختم کر دیا تھا، اور عرب کے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حبش کے بلال اور روم کے صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھائی بنا دیا تھا، آج اسی کے ماننے والے طرح طرح کے افتراق و انتشار میں گرفتار ہیں۔

### اتحاد کی ضرورت

عزیز دوستو! اتحاد کے بغیر قومیں دینی ترقی کی منزلیں طے نہیں کر سکتیں۔ ہماری قوم میں جب تک اتفاق رہا ہم دنیا پر چھائے رہے۔ جب ہم آپس میں بٹ گئے، ایک دوسرے سے کٹ گئے، اور گروہوں میں بٹ گئے تو اسی وقت ترقی کی منزلوں کو سرعت سے طے کرنے لگے۔ قانونِ قدرت بھی ہے کہ جو قوم وقت کے تقاضوں کو نظر انداز کر کے مختلف گروہوں میں تقسیم ہو جاتی ہے سخت تنزل کا شکار ہو جاتی ہے۔ عیسائیت کے زوال کا سب سے بڑا سبب یہی تھا۔ آپ نے سنا ہوگا کہ مسلمانوں نے جب قسطنطنیہ پر حملہ کیا تو وہاں کے پادری آپس میں مناظرہ کر رہے تھے۔ ایک گروہ کہتا تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام خمیری روٹی کھا کر مصلوب ہوئے تھے اور دوسرا گروہ اس بات پر مصر تھا کہ اس وقت انہوں نے بغیر خمیری روٹی تناول فرمائی تھی۔ پھر جب مسلمانوں نے اپنے آباؤ اجداد کے طریقِ زندگی سے بے پرواہ ہو کر فروعی مسائل میں الجھنا شروع کیا تو وقت نے ان کو بھی معاف نہ کیا اور ان کا بھی وہی حشر ہوا جو ایسی قوموں کا ہوا کرتا ہے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ چنگیز اور ہلاکو خاں کے حملے کے وقت بعض علماء بحثوں میں مصروف تھے کہ آیا رفع یدین مطابقِ سنت ہے یا خلافِ سنت ہے۔ الغرض قومیں ایسے ہی فروعی مسائل کو طول دے کر تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔ اگر ہم زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کے خوف اور رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عشق سے منور کر لیں تو آج بھی ہم ایک قوم بن سکتے ہیں۔ ماسوائے اس کے ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے، بلکہ اُخروی اور دنیوی ذلت کے زیادہ سے زیادہ مستوجب ہوں گے اور اس ہولناک انجام سے قوم وقت اور تقاضا یہی ہے کہ ہم متحد ہو جائیں۔ سمجھنے والوں کو قرآن عظیم نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ سے متنبہ کیا کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی حالت نہیں بدلتا جسے خود اپنی حالت کے بدلنے کا احساس نہ ہو۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

کے امام الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے اصل ہے جو [illegible]

کہ ہم سب وقت کے اس عظیم تقاضے اور خدا اور رسول کے اس ضابطہ کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

### قرآن حکیم کا حکم

قرآن کریم اور حدیث شریف میں اس بات پر بڑا زور دیا گیا ہے کہ مسلمان آپس میں متحد رہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا۔

مسلمانو! تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط تھامو اور ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالی، پھر تم اس کی نعمت کے طفیل بھائی بھائی بن گئے۔

رب کریم نے حبل اللہ (اللہ کی رسی) کو مضبوطی سے پکڑنے کی ہدایت کرنے کے بعد فرقہ بندی سے منع فرمایا۔ پھر مزید تاکید کے طور پر کفر کی ایک خاص کا ذکر کیا۔ وہ خاص یہ تھی کہ انسان زمانۂ جاہلیت میں ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ نظریۂ توحید پر یقین رکھے بغیر اتحاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مختلف خداؤں کی عبادت کرنے سے وحدتِ فکر کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اسی طرح انسانی ذہن مختلف حصوں میں بٹا رہتا ہے۔ رب تعالیٰ نے بعثتِ اسلام ایک نعمت بنایا اور یہ کہ کفر کی حالت میں انسان ایک دوسرے کے دشمن تھے، مگر رشتۂ اسلام نے تمام مسلمانوں کو رشتۂ اخوت میں منسلک کر دیا ہے۔ اب عربی اور عجمی، سیاہ و سفید اور امیر و غریب کی کوئی تمیز نہیں۔ شاہ و گدا کے سابقہ امتیازات جاتے رہے، کیونکہ ؎

بندۂ عشق شدی ترکِ نسب کن جامی ؛ کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

اب اس مقام پر اس بات کا بیان کرنا نہایت ضروری ہے کہ حبل اللہ سے کیا مراد ہے؟ اس کا حقیقی ترجمہ تو "اللہ کی رسی" ہی ہے، مگر مفسرین کرام اور دیگر اکابر امت نے اس سے مراد سید کائنات فخر موجودات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات کی ذاتِ ستودہ صفات لی ہے۔ جیسا کہ قصیدہ بردہ شریف میں ہے ؎

دعا الی اللّٰہ فالمستمسکون بہ ؛ مستمسکون بحبلٍ غیر منفصم

### اتحاد کی صورت

گویا رب تبارک و تعالیٰ نے اتحاد و اتفاق کی اہمیت واضح فرماتے ہوئے اس کا اہم ترین قاعدہ بھی ارشاد فرما دیا۔ قاعدہ یہ بتایا کہ میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامنِ رحمت کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔ یہ محبوب پاک کی رسی ہی ہے جو بکھرے مسلمانوں کو جمع کرتی ہے، اور یہ محبوب منتشر انسانوں کو متحد فرماتے ہیں۔ اسلام کے مدعیو! تم اگر میری طرف رسائی حاصل کرنا چاہتے ہو تو حبل اللہ سے وابستہ ہو جاؤ۔ اسی بنا پر کہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کے مطابق مجھ محبوب کی اتباع کرو، ہاں ہاں ان کی عظمت و ناموس پر کوئی حرف نہ آنے دینا۔

رب تبارک و تعالیٰ نے یہاں ایک عظیم الشان مسئلہ کو حل فرما دیا ہے، اور اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان و محبت کا ڈنکے کی چوٹ اعلان کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ جو شخص حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرے اور آپ کے عشق سے معمور ہے وہ صحیح حکمت عملی پر ہے اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہے۔ یہی وہ عزت و شوکت کا طریقہ ہے جو اسلام کی بنیادوں سے ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم پر انتہائی زور دیا ہے۔ ارشاد ہوا: اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ وَتُسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا

(یعنی) بیشک ہم نے بھیجا تمہیں حاضر ناظر اور بشارت دیتا اور ڈر سناتا، تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔

اس آیت کریمہ میں رب تبارک و تعالیٰ نے حضور پُرنور کی تشریف آوری کے تین مقاصد ذکر فرمائے ہیں:

۱۔ اللہ اور رسول پر ایمان لانا۔
۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرنا۔
۳۔ رب تبارک و تعالیٰ کی صبح و شام تسبیح کرنا۔

اس ترتیب جمیل سے معلوم ہوا کہ ایمان نہ ہو تو تعظیم بے معنی ہے اور دونوں کے بغیر تعظیم و توقیر کے تو عبادات ا[illegible]۔

### زمیں پر کیا دو عالم میں نہیں ملتا جواب اُن کا

زمیں پر کیا دو عالم میں نہیں ملتا جواب اُن کا
نہیں حد ہے جو توں کیجئے ہے عکسِ آفتاب اُن کا
زمانے بھر کو حق ہے شکر ہے احسان اُن کا
جو عالم بھی [illegible] نے عزت و آب اُن کا
کہاں ہیں سے [illegible] خواب اُن کا
نہیں [illegible] تعبیر ہو سکتا ہے خواب اُن کا

ہے کچھ ایسی بلندی پر وہ شان آفتاب اُن کا
جب آفتاب کو نسبت ہی کیا اُن کے نور سے
خدا نے [illegible] ہیں اُن کو فرمایا
کوئی [illegible] کا جو رکھتا ہے [illegible] حکمت کا
[illegible] آفتاب [illegible] ہے سہارا [illegible]
[illegible] ہیں ہم [illegible] زمانے سے

ہجوم غم میں بھی آسیؔ تسلی مجھ کو رہتی ہے
خدا میں اُن [illegible] کرم مجھ پہ ہے مانا کہ

# وزیر قانون و ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور توجہ فرمائیں

گزشتہ دنوں یکے بعد دیگرے ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور اور وزیر قانون کی طرف سے مجلس علماء [illegible] کا جو اجتماع ہوا تھا۔ گزشتہ شمارہ میں اس کی روئیداد اور اس کے متعلق ہمارا تبصرہ سامنے آ چکا ہے اور گزشتہ شمارہ میں جس طرح ہم نے ملکی مسائل کو سمجھ کر [illegible] کے سلسلہ میں مثبت رویہ اختیار کیا ہے ہمیں امید تھی کہ ہفت روزہ "چٹان" لاہور بھی اسی طرح [illegible] کے ساتھ تعاون کرے گا۔ اور گزشتہ حالات کا اعادہ نہ ہوگا۔ مگر "چٹان" کا ۱۰ دسمبر کا شمارہ دیکھ کر ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ "چٹان" اپنی روش سے باز نہیں آیا اور اس نے ابھی تک [illegible] کو بند نہیں کیا۔ "چٹان" نے اس شمارہ میں بعض گزشتہ باتوں اور ہمارے علماء کو [illegible] بنایا ہے۔ اب اگر ہم "چٹان" کے رد و جواب کی طرف متوجہ ہوں۔ تو اس سے بات بڑھتی ہے۔ اور ہم نہیں چاہتے کہ [illegible] طرف سے کوئی ایسا اقدام ہو۔ لہٰذا ہم جناب وزیر قانون اور ڈپٹی کمشنر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں۔ اور ان سے ملتمس ہیں کہ وہ اپنے فیصلہ [illegible] پر عمل کرانے کا اہتمام فرمائیں۔ اور ۱۰ دسمبر کے "چٹان" کے صفحہ ۲ پر "مسلمان لڑکیوں کے نکاح اور طلاق کا مسئلہ" "ارکان حزب اللہ کے نام" صفحہ ۲ پر "ختم نبوت کا دو دھاری" اور صفحہ ۹ پر "مجلس احباب" کے چاروں مضامین ذرا غور سے ملاحظہ کریں اور خود ہی اندازہ فرمائیں۔ کہ "چٹان" نے ان کے ارشادات، فیصلوں اور طے شدہ قراردادوں کا کہاں تک احترام کیا ہے اور ان کے ساتھ کتنا تعاون کیا ہے؟ اگر "چٹان" [illegible]

کیا اور حالات کو سازگار بنانے کے لئے [illegible] اس لئے معاملہ یہ بنا تھا کہ "چٹان" [illegible] کیا گیا تھا۔

ہم "چٹان" [illegible] تیار نہیں۔ [illegible] کا محاسبہ [illegible] سیاست اصول و قانون کے خلاف ہے کہ وہ کسی کی بات کا [illegible] جھگڑے [illegible] جلسوں اور تقریروں [illegible] کا معاملہ حکومت سے متعلق ہے۔ اور اگر کسی جلسہ یا مقرر کی تقریر میں کوئی بات خلاف قانون ہو تو ہر ضلع و مقام کے حکام تحقیق کر کے اس کے خلاف مناسب کارروائی کر سکتے ہیں۔ [illegible] براہ راست حکام کو توجہ [illegible] "چٹان" [illegible] کو اچھالا جائے۔ [illegible] بہانہ بنا کر "چٹان" میں [illegible] حالانکہ [illegible] ذمہ داروں کو [illegible] اطمینان [illegible] اس طرف متوجہ کیا جا سکتا تھا۔ اس سلسلہ میں "چٹان" کا اہلسنت کے خلاف [illegible] کسی طرح بھی مناسب و جائز نہیں تھا۔

جہاں تک "چٹان" کی اس بات کا تعلق ہے کہ

"اہل تکفیر نے ڈپٹی کمشنر لاہور، سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور، ہوم سیکرٹری مغربی پاکستان اور وزیر قانون کے روبرو اس امر کا عہد کیا ہے کہ وہ [illegible] مسلمانوں کے کسی گروہ کی تکفیر نہیں کریں گے۔ [illegible] کو گالی نہیں دیں گے" قطع نظر اس سے [illegible] سراسر غلط ہے۔ [illegible] اس سلسلہ میں کوئی تحریری [illegible] میں ہمارے [illegible] مسلمانوں کو کافر [illegible] اور [illegible] اس سلسلہ میں بھی [illegible] خلاف [illegible] اس کے باوجود [illegible] کو [illegible]

# فرقہ وارانہ کشیدگی پھیلانے والے ملک کے غدار ہیں اور غیر ملکی سرمایہ حاصل کرتے ہیں

ہفت روزہ قومی دلیر گوجرانوالہ رقمطراز ہے کہ

"منڈی [illegible] میں گوجرانوالہ کے سپرنٹنڈنٹ پولیس خان محمد حیات خان نے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے یہ انکشاف کیا ہے کہ حکومت کو یہ بات واضح طور پر معلوم ہے کہ جو لوگ ملک میں مذہبی کشیدگی پیدا کر رہے ہیں وہ غدار ہیں۔ اور غیر ممالک سے [illegible] فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کر کے ملک کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ جس سے ملک کمزور ہوگا۔ اور دشمن [illegible] تباہی سے [illegible] سکیں گے۔ [illegible] یہ لوگ غدار ہیں اور عوام کا فرض ہے کہ وہ ان کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کرنے سے انکار کر دیں۔"

(قومی دلیر ۵ دسمبر ۱۹۶۲ء)

سپرنٹنڈنٹ پولیس گوجرانوالہ نے جو بات کہی ہے وہ اپنے الفاظ میں بالکل واضح ہے اور کسی تشریح کی محتاج نہیں ہے چند دن ہوئے ان سے پہلے انسپکٹر جنرل پولیس ——— بھی [illegible] میں یہ فرما چکے ہیں کہ

"فرقہ پرستی کی فضا پیدا کرنے میں غیر ملکی ایجنٹوں کا ہاتھ ہے"

ان دونوں حضرات کا یکے بعد دیگرے یہ بیان دینا اور انکشاف فرمانا کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جسے معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیا جائے کیونکہ دونوں حضرات پولیس کے انتہائی ذمہ دار منصب پر فائز ہیں اور پولیس کو ایسے امور سے براہ راست واقفیت ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ بات تسلیم شدہ ہوتی ہے کہ واقعی فرقہ وارانہ کشیدگی پھیلانے میں غیر ملکی ایجنٹوں کا ہاتھ ہے۔ اور انہیں پاکستان میں مذہبی انتشار پھیلانے کے لئے پاکستان کے دشمن ممالک سے سرمایہ پہنچ رہا ہے۔

اس کے ساتھ ہی "نوائے وقت" کا اداریہ بھی اس حقیقت کی تائید کرتا ہے۔ جس میں وہ لکھتا ہے کہ

"تعجب کی بات ہے کہ جس زمانہ میں اس ناخوشگوار (فرقہ وارانہ) بحث کی آگ [illegible] میں اضطراب انگیز فروغ پایا اس زمانہ میں وطن عزیز پاکستان ایک عظیم آزمائش سے دوچار ہو رہا تھا۔ اس بات پر حیرت ہوتی تھی کہ جب پاکستان کے خلاف بیرونی خطرہ [illegible] ہے۔ اس اندرونی خلفشار کو کیوں شروع کر دیا گیا ہے۔"

(نوائے وقت لاہور ۱۳ دسمبر ۱۹۶۲ء)

ظاہر ہے کہ ملک پر ابتلا کے موقع پر اندرونی خلفشار کو فروغ دینا کسی محب وطن پاکستانی سے ممکن نہیں ہے۔ یہ کام وہی کر سکتا ہے جو پاکستان کا مخالف ہو اور کسی دشمن [illegible] کے اشارہ پر پاکستان کی پشت میں چھرا گھونپنا چاہتا ہو جیسا کہ انسپکٹر جنرل پولیس و سپرنٹنڈنٹ پولیس گوجرانوالہ نے فرمایا ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ فرقہ وارانہ کشیدگی کے پس پردہ حقیقت اتنی واضح ہونے کے باوجود اس سلسلہ میں کوئی واضح و ٹھوس قدم نہیں اٹھایا گیا۔ جو کہ بات پاکستان کی سلامتی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور اس فرقہ وارانہ کشیدگی سے اسلام و پاکستان کے دشمنوں کو تقویت پہنچتی ہے۔ اس لئے ہم پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ پاکستان کے دشمن ممالک سے روپیہ لے کر پاکستان میں فرقہ وارانہ کشیدگی کو ہوا دینے والے ان غداروں کو فوری طور پر بے نقاب کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ تاکہ پاکستان کو اس آئے دن کی کشیدگی و بد امنی سے سکون حاصل ہو۔

اس کے ساتھ ہم یہ بات بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اہلسنت و جماعت کے معمولات و معتقدات مثلاً درود پاک صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] علم غیب، حاضر و ناظر، تصرفات و اختیارات، ندا یا رسول اللہ، عرس و گیارھویں، میلاد و نعت [illegible] جن پر بدعت و شرک کے بیجا الزامات لگائے جاتے ہیں ان کو [illegible] اہلسنت و جماعت کے معمولات و معتقدات پر [illegible] شان رسالت پر [illegible]

[illegible]

# حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم، محبت نبوی، خواص صدق، عالم حقیقت، ولی اولیاء، مرکز رشد، سید الاولیاء نائب حق، وارث نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ابو محمد امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بزرگی اور عبادت میں ان کی تعریف و توصیف کی طاقت نہیں کیونکہ وہ کاشف تمام علوم و اسرار تھے۔ آپ اور تمام مشائخ کے سردار ہیں۔ جو شخص ان پر اعتبار کامل رکھتا ہے وہ مقتدائے مطلق تھے۔ اہل دل کے مقتدی اور زاہدوں کے کرم تھے۔ حقائق میں صاحب تصنیف اور لطائف تفسیر و تنزیل میں بے نظیر تھے۔ بعض لوگوں پر حیران ہوں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اہل سنت و جماعت کو اہل بیت کی محبت سے کچھ تعلق نہیں ہے (معاذ اللہ) بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اہل سنت ہی اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ وہ شخص کس خیال باطل کو ذہن میں لیے ہوئے ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تو ایمان رکھتا ہے لیکن آپ کے فرزندوں سے محبت ہی نہیں رکھتا۔ اگر رسول کے اہل و اصحاب کا ماننا اصول ایمان میں نہیں ہے تو محبت فضول ہے کہ کام نہیں آتی۔ جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بادشاہ دو جہان سمجھتے ہو تو آپ کے وزراء اور صحابہ کو بھی درجہ بدرجہ جاننا چاہیے۔ اور آپ کی اولاد کو بھی حسب مرتبت پہچاننا چاہیے۔ اور جو اس بادشاہ سے تعلق رکھتے ہیں ان سے انکار نہیں کرنا چاہیے۔ لوگوں نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام یاروں میں سے کون افضل ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ بزرگوں میں حضرت ابوبکر صدیق و حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور جوانوں میں سے حضرت عثمان غنی اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ازواج مطہرات میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور صاحبزادیوں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

**کرامت** نقل ہے کہ منصور عباسی نے ایک شب اپنے وزیر سے کہا کہ جعفر صادق کو بلاؤ کہ میں ان کو قتل کروں۔ وزیر نے کہا، اس کو جو گوشہ تنہائی میں بیٹھا ہے۔ اور عزت و اعتبار کی ہے اور دنیا کو چھوڑ کر عبادت میں مشغول ہے۔ خلیفہ وزیر [illegible] ہوا، اور کہا کہ نہیں ضرور لاؤ کہ اسے قتل کر دوں۔ وزیر نے ہر چند منع کیا لیکن [illegible] آخرکار وزیر بھیجا کہ [illegible] غلاموں سے کہا کہ جب صادق آئے اور میں ٹوپی سر سے اتاروں تو اس وقت صادق کو قتل کر دینا۔ جب صادق تشریف لائے منصور بلا تامل [illegible] تعظیم کی اور تخت پر ان کو بٹھایا اور خود نہایت ادب سے [illegible] غلام [illegible] منصور نے پوچھا کیا حاجت ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ یہی کہ مجھ کو دوبارہ مجھے اپنے پاس نہ بلائے اور چھوڑ دے کہ میں عبادت میں مشغول رہوں۔ پس خلیفہ نے خلعت وغیرہ دے کر نہایت ادب سے رخصت کیا۔ اور اسی وقت منصور کو لرزہ ہوا اور بے ہوش ہو گیا۔ اور تین روز اسی حالت میں رہا۔ جب ہوش آیا وزیر نے پوچھا کہ یہ کیا حالت تھی۔ خلیفہ منصور نے کہا کہ جب صادق میرے پاس آئے تو میں نے ایک اژدہا دیکھا کہ اس کا ایک لب نیچے تھا اور دوسرا اوپر اور مجھ سے کہتا تھا کہ اگر تو نے ان کو ستایا تو تجھے اس تخت سمیت نگل جاؤں گا۔ [illegible] ان سے معذرت کی اور بے ہوش ہو گیا۔

**تواضع** نقل ہے کہ ایک دن آپ اپنے غلاموں میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے کہا آؤ ہم سب بیعت کریں، آپس میں عہد باندھیں کہ جو کوئی ہم میں سے قیامت کے دن رہائی پائے وہ باقی دوستوں کی شفاعت کرے۔ غلاموں نے جواب دیا اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو ہماری شفاعت کی کیا حاجت ہے جبکہ آپ کے نانا تمام خلق کا شفیع ہے۔ آپ نے جواب دیا میں اپنے افعال سے شرم کرتا ہوں کہ اس حالت میں قیامت کے دن اپنے نانا کا چہرہ کیسے دیکھوں۔

**خلوت** نقل ہے کہ جب امام جعفر صادق نے خلوت اختیار کی اور باہر تشریف نہ لائے تو حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ آپ کے پاس آئے اور عرض کی کہ اے ابن رسول اللہ لوگ آپ کے ارشادات سے محروم ہو گئے ہیں۔ آپ نے کیوں گوشہ نشینی اختیار فرمائی۔ اس پر آپ نے دو شعر پڑھے جن میں فرمایا دنیا داری اور دوستی جاتی رہی اور لوگوں کا یہ حال ہے کہ ظاہر تو محبت اور دوستی کا اظہار کرتے ہیں مگر ان کے دل بچھوؤں سے بھرے ہوئے ہیں۔

**حلم و بخشش** نقل ہے کہ ایک شخص کی اشرفیوں کی تھیلی جاتی رہی۔ وہ شخص حضرت صادق سے جھگڑنے لگا کہ تو نے میری تھیلی لی ہے۔ حضرت صادق نے فرمایا کہ کتنی اشرفیاں تھیں؟ اس نے کہا ہزار دینار۔ پس آپ اسے گھر لے گئے اور ہزار دینار دے دیے۔ اس کے بعد اس کو اس کی تھیلی مل گئی تو وہ ایک دوسری جگہ پایا۔ [illegible]

اور حضرت کے وہ دینار واپس کر گیا۔ کہ میں نے غلطی کی تھی۔ آپ نے فرمایا جو دیا ہے اب واپس نہیں لوں گا۔ اس کے بعد اس نے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں وہ اس بات پر شرمندہ ہو کر چلا گیا۔

**وصیت** فرمایا پانچ لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرو۔ ایک جھوٹے آدمی سے۔ کیونکہ ہمیشہ اس سے فریب میں رہو گے۔ دوسرے احمق سے کہ وہ ہر چند تمہارا فائدہ چاہے گا لیکن تیرا نقصان کرے گا۔ اور تیسرے بخیل سے کہ وہ سب سے اچھا تیرا وقت ضائع کرے گا۔ چوتھے بزدل سے کہ وہ ضرورت کے وقت تجھے چھوڑ دے گا۔ پانچویں فاسق سے کہ وہ تجھ کو ایک لقمہ کے عوض فروخت کر ڈالے گا۔ (تذکرۃ الاولیاء حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ)

**مسئلہ** ماہ رجب میں بعض جگہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایصال ثواب کے لیے پوریوں کے کونڈے بھرے جاتے ہیں یہ جائز ہے۔ مگر اس میں ایک بات یہ ہے کہ جہاں کونڈے بھرے جاتے ہیں وہیں کھلائے جاتے ہیں یہ بے جا پابندی ہے۔ اس کونڈے کے متعلق ایک کتاب بھی ہے جس کا نام داستان عجیب ہے اس موقع پر بعض لوگ اس کو پڑھواتے ہیں۔ اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کا ثبوت نہیں وہ نہ پڑھی جائے۔ فاتحہ دلا کر ایصال ثواب کریں۔ (بہار شریعت)

## اِنَّا اِلَیْکُمْ مُرْسَلُوْنَ

(محمد حبیب الرحمٰن گیلانی)

مرسلوں نے جب کہا اِنَّا اِلَیْکُمْ مُرْسَلُوْن

منکروں نے کہہ دیا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَکْذِبُوْن

کون ہے بجز مصطفےٰ جس نے یہ اعلان کر

بھیج کفار میں لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْن

جا کے امر حق کو [illegible] دیکھے جنہیں

وہ تو شہر مکہ میں بھی [illegible]

جو شہید حق ہیں ان کو مردہ مت کہو

وہ ہیں زندہ خود خدا فرما چکا لَا تَشْعُرُوْن

بھیجنے کے بندوں کو فرمایا میں ہو مستقر

کہہ دے لاؤ [illegible] فَتَهَاتُمْ مُلِدُوْن

مومنوں کے واسطے جنت کہ وہ باغ بہشت

راضی مسکن نہیں ہے بلکہ فِیْهَا خٰلِدُوْن

اپنی اولاد گرامی کو خلیل اللہ نے

لَا تَمُوْتُنَّ کہا اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْن

(بقیہ صفحہ [illegible]) بات نہیں ہے۔ اب فرمائیے حضرت جان ہو کر بیان کی روشنی میں مودودی صاحب کے لفظ ایلچی کا جائزہ لیجئے اور دیکھئے کہ لفظ شان رسالت کے کس قدر خلاف عظمت رسالت پر پردہ ڈالنے والا ہے۔ سنئے ماہنامہ ترجمان القرآن اگست ۱۹۵۳ء صفحہ ۲۲ پر لکھتے ہیں۔ کہ

"نبی خدا اور اس کے بندوں کے درمیان صرف ایک قاصد اور نامہ بر ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ اس کا حاکم بھی ہوتا ہے۔ ایک مربی بھی ہوتا ہے۔ ایک مرشد بھی ہوتا ہے۔ ایک مبلغ بھی ہوتا ہے۔ ایک معلم بھی ہوتا ہے۔ ایک حکمت بھی ہوتا ہے۔ ایک مزاج شناس بھی ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ

(باقی صفحہ پر)

# فلسفۂ زکوٰۃ

(از جناب مولانا الحاج مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی گجرات)

س۔ اسلام نے زکوٰۃ کیوں فرض کی۔ اپنا کمایا ہوا مال دوسروں کو مفت کیوں دلوایا؟

ج۔ چند وجوہ سے: ۱۔ سخاوت انسان کا کمال ہے۔ بخل عیب۔ زکوٰۃ دینے سے یہ عیب دور ہوتا ہے۔ اور وہ کمال حاصل ہوتا ہے۔

۲۔ جیسے ہماری کمائی میں حکومت کا بھی حصہ ہوتا ہے جسے ٹیکس لیتے ہیں۔ پھر وہ ٹیکس ہمارے مفاد یعنی ملکی انتظام پر خرچ ہوتا ہے۔ ایسے ہی ہماری کمائیوں میں رب کا حق ہے۔ جو ہمارے غریبوں پر ہی خرچ ہوتا ہے۔

۳۔ چلتی پھرتی چیز بہتر رہتی ہے۔ اور رکی ہوئی چیز بگڑ جاتی ہے۔ کنوئیں کا پانی نکالتے رہو تو ٹھیک رہے گا۔ ورنہ بگڑ جائے گا۔ لہٰذا مال خیرات کرو۔ اسے چلتا پھرتا رکھو۔

۴۔ زکوٰۃ سے اللہ اور بندے کا [illegible] پیدا ہوتا ہے۔ جو انسان کی بہترین صفت ہے۔ کہ رب کی نعمت بانٹ کر کھاؤ۔

۵۔ خرچ سے برکت بڑھتی ہے۔ روکنے سے گھٹتی ہے۔ انگور اور بیری کی شاخیں کاٹ دینے سے پھل زیادہ آتے ہیں۔ نہ کاٹو تو کم آتے ہیں۔ اور تجربہ ہے کہ خرچ سے زیادہ ہوتا ہے جمع رکھنے سے جلد ختم ہو جاتا ہے۔

س۔ جب رب نے مال ہمیں دیا تو وہ ہمارا ہی حصہ ہے۔ ہم ہی استعمال کریں۔ یہ حصہ مفت دوسروں کو کیوں دیں؟

ج۔ رب جو چیز کسی کو ضرورت سے زیادہ دیتا ہے تو اس میں دوسروں کا بھی حصہ ہوتا ہے۔ بھینس کے تھن میں دس سیر دودھ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ صرف اس کے بچے کے لئے نہیں۔ دوسروں کا بھی اس میں حصہ ہے۔ کتیا کے تھن میں تھوڑا دودھ ہے کیونکہ وہ صرف اس کے بچوں ہی کے لئے ہے۔ اگر میزبان مہمان کے آگے ضرورت سے زیادہ کھانا رکھے تو وہ سب اس کے لئے نہیں۔ بلکہ بقیہ اس کے گھر والوں کے لئے ہیں۔ باقی ماندہ اس کے نوکروں کا حق ہے۔ کھیت میں کنوئیں سے پانی آتا ہے وہ کیاریوں کے لئے ہے۔ اگر کھیت والا پانی نہ جانے دے تو کھیتی [illegible] (بقیہ صفحہ [illegible])

[illegible] رب کا شکریہ ادا کریں۔ اس کا دیا ہوا مال ان میں بھی پھیلاؤ۔

س۔ کیا زکوٰۃ صرف مال ہی میں ہے یا ہر چیز میں ہے؟

ج۔ شرعی زکوٰۃ تو صرف تجارتی مال وغیرہ کی ہے مگر زکوٰۃ کی حقیقت ہر جگہ موجود ہے۔ گیہوں انسان کے لئے ہے مگر بھوسہ جانوروں کا حق ہے۔ گندم میں پھل [illegible] اس کا آٹا جاتا ہے۔ بھوسی جانوروں کی ہے۔ ہمارے جسم میں بال ناخن کا علیحدہ کرنا ضروری ہے۔ یہ سب زکوٰتیں ہیں۔ ہماری تندرستی کی زکوٰۃ ہے عبادت کرنا۔ نمازیں وغیرہ کاروبار کی زکوٰۃ صدقہ ہے۔

س۔ زکوٰۃ سے قوم میں بیکاری اور بھیک مانگنے کی رسم بڑھتی ہے۔ اسی لئے جتنے بھکاری مسلمانوں میں ہیں۔ دوسری قوموں میں نہیں۔ جب مفت ملے تو محنت کیوں کریں؟

ج۔ زکوٰۃ سے مسلم قوم دوسری قوموں کی محتاج نہیں رہتی۔ [illegible] زکوٰۃ کا انتظام کر [illegible] تو قوم میں کوئی غریب نہیں رہے۔ مسلمانوں میں افلاس اب سود ہی سے ہے اور زکوٰۃ کا مسئلہ چھوڑنے سے۔ اگر زکوٰۃ قوم کو غریب بناتی تو پہلے مسلمان کیوں نہ تھے۔ جب وہ اسلام پر چلتے تھے۔ بیکاری، مقدمہ بازی اور جاہلانہ رسوم کا رواج ہے۔ اسلام نے ہمیں زکوٰۃ کا حکم مالداروں کو دیا ہے۔ اور فقیروں کو بھیک مانگنے سے سخت منع فرمایا اور حلال کمائی کا تاکیدی حکم دیا ہے۔ فقیروں کو زکوٰۃ ملنے کی امید بھی نہ ہوگی۔ بلکہ یقین ہوگا کہ زکوٰۃ ملے یا نہ ملے۔

س۔ زکوٰۃ اہل قرابت کو دینا کیوں جائز ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اجنبی کو دی جائے جس سے کوئی دنیاوی تعلق نہ ہو۔

ج۔ اہل قرابت کو زکوٰۃ دینے میں دو فائدے ہیں۔ ایک تو عبادت دوسرے اپنے عزیزوں کی مدد جو کہ صلہ رحمی بھی لازم ہے۔ رب کا یہ کرم ہے کہ اس نے اس ضمن میں عبادت بھی ادا کر دی۔

س۔ پھر چاہیے تھا کہ ماں باپ اولاد کو بھی زکوٰۃ دی جائے۔ [illegible] تو یہ بھی قریبی عزیز ہیں۔

ج۔ ماں باپ۔ اولاد۔ زوج بیوی عام طور پر ان کے مال مشترک ہوتے ہیں۔ یعنی ان میں ہر ایک دوسرے کا مال بے تکلف خرچ کرتا ہے۔ اور اس کو اپنا مال سمجھ کر کھاتا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ بیٹا ہے باپ کا مال ہے۔ اگر ان لوگوں کو زکوٰۃ دی گئی تو گویا زکوٰۃ اپنے گھر ہی میں رہی۔ اس لئے ان عزیزوں کو زکوٰۃ منع ہے۔

س۔ پیغمبر پر زکوٰۃ فرض کیوں نہیں حالانکہ نماز روزہ کی طرح یہ بھی ان پر فرض ہو؟

ج۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام [illegible] اسی لئے اگر پیغمبر کسی کا کسی سے نکاح کر دیں تو اس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ اور اگر کسی کی بیوی کو اس پر حرام کر دیں۔ تو وہ بیوی ہوتے ہوئے شوہر پر حرام ہوگی۔ اور آقا اپنے غلام کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ نیز کوئی مسلمان پیغمبر کی زکوٰۃ کا مصرف نہیں۔ اس لئے ان پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ جو عبادت تابع اداء مال ہو فرض نہیں ہوتی۔

س۔ زکوٰۃ چالیسواں حصہ کیوں ہے۔ کم و بیش کیوں نہیں؟

ج۔ اس لئے کہ نبی کریم [illegible] حقانی مال زکوٰۃ تھی۔ یعنی روپے میں چار آنے [illegible] فیصدی، اس حساب سے [illegible] ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا۔ رب تعالیٰ نے اس حصہ کے لئے چالیس کا دسواں یعنی چالیسواں حصہ فرض کیا تاکہ یہ دس گنا ہو کر چوتھائی کے برابر ثواب کا باعث ہو جیسے مسلمان نمازیں پڑھتے ہیں پانچ اور ثواب میں پچاس ہیں۔ ایسے ہی زکوٰۃ ادا کرنے میں ڈھائی روپے سیکڑہ ہے۔ اور ثواب میں پچیس روپے سیکڑہ ہے۔

س۔ زکوٰۃ سال میں ایک بار کیوں فرض ہے۔ نماز پنجگانہ روزانہ اور حج کی طرح عمر میں ایک بار کیوں فرض نہیں؟

ج۔ اسلام کا مقصد یہ ہے کہ مال تجارتی سال بھر تجارت لے جب بڑھے تو چالیسواں حصہ ادا کرے۔ چونکہ سال میں تمام موسم اور چاروں فصلیں آ جاتی ہیں۔ لہٰذا ہر مال کے بڑھنے کا اندازہ لگ جاتا ہے۔ [illegible] کسی موسم میں کسی دوسرے میں [illegible]

س۔ زکوٰۃ کو زکوٰۃ کیوں کہتے ہیں؟

ج۔ زکوٰۃ کے لغوی معنی پاکی کے ہیں۔ قرآن کریم فرماتا ہے قد افلح من تزکی۔ [illegible] کہتے ہیں چونکہ زکوٰۃ نکالنے سے [illegible]

[illegible] مال پاک ہو جاتا ہے۔ اور اسے زکوٰۃ کہا جاتا ہے۔ یا زکوٰۃ کے معنی ہیں بڑھنا چونکہ زکوٰۃ نکالنے سے مال بڑھتا ہے اور بڑھتا ہی رہتا ہے۔ اسی لئے زکوٰۃ کہتے ہیں۔ رب فرماتا ہے یمحق اللہ الربوٰا ویربی الصدقٰت۔

(بقیہ صفحہ ۲) ایک واجب الاطاعت امام بھی ہو جاتا ہے۔ اور پھر ان تمام مسئولیتوں کے ساتھ ساتھ وہ اپنے ارشاد و ہدایت کے فرائض کے سلسلہ میں بڑا ہی [illegible] ہو جاتا ہے جس کے سبب سے وہ امت اور گمراہی کے تمام خطروں سے بالکل محفوظ و مامون ہو جاتا ہے۔

ترجمان القرآن کے اس بیان سے واضح ہو گیا کہ مودودی صاحب کی مذکورہ بالا تینوں قابل اعتراض عبارات عظمت و منصب رسالت اور قرآن و اسلام کے قطعاً خلاف ہیں۔ اور اس سلسلہ میں مودودی صاحب کی اپنی ہی تصریحات ان کا رد کرتے ہوئے ان پر حجت قائم کر رہی ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۲) علاقہ میں مندرجہ ذیل امر کا خیال رکھیں اور جب کوئی خرابی پیدا ہو اس سے دفتر سواد اعظم کو فی الفور مطلع کریں۔ تاکہ تدارک کی راہ پیدا کی جائے۔

اوّل۔ لوگ یوم جمعہ کے بعد سے تو مسلمانوں کی طرح پرانی روش پر گامزن نہیں ہیں۔ اب جو اجتماع منعقد کرتے ہیں۔ ان میں اہلسنت کو شرکت تو نہیں بناتے ہمارے خلاف کیا ارشاد ہوتا ہے ہوتا ہے۔ ان کا جلسہ ہو تو اس کی صحیح روئیداد بھی بھجوائی جائے۔ اس رپورٹ میں کوئی غلط نہ ہو۔ اور ممکن ہو تو اس پر گواہوں کے دستخط بھی حاصل کئے جائیں۔ جو رپورٹ کے مطابق طے کریں گے کہ اس پر کیا کار ہو سکتا ہے۔

دوم۔ اگر کسی شہر قصبے یا گاؤں میں یہ لوگ شرک و بدعت کا پرانا راگ ہی الاپ رہے ہوں اور ان کی تحریروں میں مغلظات بکی جا رہی ہوں تو ہو بہو ان کی ایک نقل مرکز کو بھجوا دی جائے تاکہ دفتر کے علم میں ہو کہ وہ کس قسم کا پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔

سوم۔ ان مختلف گروہوں کی باہمی آویزش سے باخبر رہنا بھی ضروری ہے۔ یہ باتیں ایسے شعبہ میں ہیں کہ بوقت ضرورت تفصیل کا دوسرا رخ پیش کیا جا سکے۔

# "منصب رسالت کے خلاف جسارت"

مودودی صاحب بعض ایسی باتیں کہہ گئے ہیں [illegible] جو عام مسلمانوں کے جذبات کو [illegible] منصب رسالت کی عظمت کے خلاف ہیں۔ [illegible] ایک مشہور کتاب "تجدید و احیائے دین" ہے جس میں وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھتے ہیں:

"[illegible]"
(تجدید و احیائے دین ص [illegible])

مودودی صاحب نے کسی جگہ [illegible] الفاظ لکھے ہیں۔ [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق استعمال کرنے کی بھی جرأت نہیں کر سکتا۔ [illegible]

مولانا مودودی صاحب کلمہ طیبہ کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد محمد رسول اللہ کہتے ہو۔ اس کے معنی یہ ہیں [illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]" (کلمہ طیبہ کے معنی ص۹)

اسی کتابچہ کے [illegible] پر لکھا ہے۔

"خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ایلچی مقرر کیا"

[illegible] جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایلچی [illegible] الفاظ استعمال کرنا بھی مودودی صاحب ہی کا کام ہے [illegible]

شائع ہوئی ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ

"اسلام میں اس امر کی گنجائش نہیں ہے کہ کوئی شخص یا گروہ اپنے نظریات بالجبر لوگوں پر مسلط کرے اور کسی بولنے والی زبان کو حرکت نہ کرنے دے۔ یہ مقام تو خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل نہ تھا۔ سوائے خدا کے کسی کو انسانوں سے بلا چون و چرا اطاعت کا حق نہیں۔ اور سوائے شریعت کے کوئی چیز تنقید سے بالاتر نہیں۔"

اس عبارت میں جس [illegible] مودودی صاحب نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جن الفاظ میں کیا ہے وہ ان کی انتہائی جسارت پر مبنی ہے اور عظمت و مقام رسالت کے بالکل خلاف ہے۔ [illegible]

[illegible]

"اسلام میں اس امر کی گنجائش نہیں ہے کہ کوئی شخص یا گروہ اپنے نظریات بالجبر لوگوں پر مسلط کرے اور کسی بولنے والی زبان کو حرکت نہ کرنے دے۔ یہ مقام تو خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل نہ تھا۔ سوائے خدا کے کسی کو انسانوں سے بلا چون و چرا اطاعت کرانے کا حق نہیں ہے اور سوائے شریعت کے کوئی چیز تنقید سے بالاتر نہیں۔"

کیا مودودی صاحب کی اس جسارت کا یہ صاف مطلب نہیں ہے کہ ان کے نزدیک معاذ اللہ

● محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بلا چون و چرا نہیں ہو سکتی۔

● آپ پر بھی تنقید کی جا سکتی ہے۔ اور آپ کے مقابلہ میں بولنے والی زبان حرکت میں آ سکتی ہے۔ [illegible]

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عظمت و منصب عطا فرمایا ہے [illegible] حضور سرور عالم کی اس عظمت و مقام اور قرآن و اسلام کے سراسر خلاف ہے۔ [illegible]

[illegible]

"[illegible]"

"[illegible]"

بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ خود تمہاری سمجھ میں کوئی خرابی ہے" (رسائل و مسائل ص۳۱)

مودودی صاحب [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

"سوائے خدا کے کسی کو انسانوں سے بلا چون و چرا اطاعت کرانے کا حق حاصل نہیں ہے۔"

[illegible]

"اسلام میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت ہی انبیاء کی بھی بلا چون و چرا اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ [illegible]"

کہ خدا کی طرف سے جو نبی بھی آیا ہے اس نے یہی اعلان کیا ہے کہ فاتقوا اللہ و اطیعون۔ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور قرآن اس بات کو بطور ایک عام اصول کے بیان کرتا ہے کہ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔ ہم نے جو رسول بھی بھیجا ہے اسی لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے اذن سے اس کی اطاعت کی جائے۔ ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ اور جو رسول کی اطاعت کرے اس نے در اصل اللہ کی اطاعت کی۔ حتیٰ کہ قرآن کسی ایسے شخص کو مسلمان ماننے سے انکار کرتا ہے جو اختلافی امور میں رسول کو آخری فیصلہ دینے والی اتھارٹی تسلیم نہ کرے

فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما۔

"پس نہیں، تیرے رب کی قسم وہ ہرگز مومن نہ ہوں گے جب تک کہ اپنے اختلاف میں تجھے فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں پھر جو فیصلہ تو کرے اس پر اپنے دل میں کوئی تنگی بھی محسوس نہ کریں بلکہ سر بسر تسلیم کر لیں۔"

پھر وہ کہتا ہے کہ:

وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا۔

"اور کسی مومن مرد اور عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ اللہ اور رسول جب کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو ان کے لئے پھر خود اپنے معاملے میں فیصلہ کرنے کا اختیار باقی رہ جائے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ کھلی گمراہی میں پڑ گیا"

اس کے بعد یہ شبہ کرنے کی کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی کہ اسلام میں قانونی حاکمیت خالصۃً اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ (روزنامہ تسنیم ۲۹ جنوری ۱۹۵۳ء)

مودودی صاحب کے اس بیان کی روشنی میں روزنامہ کوثر سے اوپر نقل شدہ تقریر کا اقتباس پڑھئے اور دیکھئے کہ ان کی وہ بات کتنی غلط اور منصب رسالت قرآن کے [illegible] مودودی صاحب کی ان تحریرات کے کس قدر خلاف ہے۔ معلوم نہیں مودودی صاحب جیسے صاحب علم آدمی کے کلام میں اس قدر تضاد و اختلاف اور دو رنگی کیوں ہے؟ کیا مقصد ان کی کوئی خرابی یا کمزوری تو نہیں؟

(باقی ص [illegible])

از حضرت ملک العلماء فاضل بہاری قدس سرہٗ

# ہم کون ہیں؟ تاریخ کی روشنی میں

## اعلیٰحضرت مجدد مائۃ حاضرہ قدس سرہٗ کے کارنامۂ تجدید اور اسلامی علمی کارنامے

صحیح حدیث میں بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالیٰ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کے لیے ہر صدی پر ایسے شخص قائم کریگا جو اس کے دین کو تازہ بنا دے گا۔ رواہ ابو داود والحاکم فی المستدرک والبیہقی فی المعرفۃ وذکر الامام الجلیل جلال الدین السیوطی فی الجامع الصغیر ... والطبرانی فی المعجم الاوسط وابن عدی فی الکامل وابو نعیم فی الحلیہ۔ علامہ عزیزی حاشیہ سراج المنیر میں فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ نے فرمایا حفاظ کا اتفاق ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ جن محدثین نے اسکی صحت کی تصریح فرمائی ان میں علامہ ابو الفضل عراقی، علامہ ابن حجر ... متاخرین علماء میں ... مستدرک اور ... صاحب وغیرہ متقدمین محدثین سے ہیں۔ امام جلال الدین مرقاۃ الصعود حاشیہ ابو داود میں فرماتے ہیں اتفق الحفاظ علی تصحیحہ حفاظ محدثین کا اس حدیث کی تصحیح پر اتفاق ہے۔ علامہ شیخ علی ابن احمد عزیزی سراج منیر شرح جامع الصغیر میں فرماتے ہیں کہ لفظ اول کی قید احترازی نہیں ... اسی لیے کہ اول صدی کے مجدد بالاتفاق خلیفہ راشد خامس الخلفاء الراشدین حضرت سیدنا عمر ابن عبد العزیز ہیں جن کی ولادت سنہ ... اور وفات سنہ ... میں ہے۔ اور تجدید دین کے یہ معنی ہیں کہ ان میں ایک صفت یا چند صفتیں ایسی ہوں جن سے امت محمدیہ کو دینی فائدہ ہو، جیسے تدریس، وعظ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، لوگوں سے مکروہات کا دفع، اہل حق کی امداد۔ مجدد کے لیے خاص اہلیت سے ہر نوع کی ضرورت نہیں نہ مجتہد ہونا لازم، لیکن یہ ضرور ہے کہ وہ سنی صحیح العقیدہ عالم فاضل علم و فنون کا جامع مشہور ... بے لوث حامی دین بے خوف ناصح ... حق کہنے میں ... ملامت کا خوف نہ ... مروجہ ... کی طرح ... شریعت و طریقت ... اسکا ... سے ... ہو، لیکن ... علامہ ... مجدد کے لیے یہ ضروری ہے کہ جس صدی میں پیدا ہو اسکے خاتمہ اور جس صدی میں انتقال کرے اسکے اول میں ... مشہور ... مشار الیہ ... ہو۔ مجدد کے لیے یہ بھی ضرور ہے کہ علماء عصر قرائن احوال اور آپکے علوم سے استفادہ دیکھکر اسکے مجدد ہونے کا اقرار کریں۔ اسیلئے مجدد کو علوم دینیہ ظاہرہ باطنہ کا عالم حامی السنۃ قامع البدعۃ ہونا چاہیے لیکن یہ ضرور نہیں کہ مجدد ہر صدی پر ایک ہی ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ ایک کے علاوہ کئی شخص ... کے مجدد ہوں ... علامہ ... مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں ... اسکو بعض نے امام پر محمول کیا اور بہتر ہے کہ عموم پر محمول کیا جائے ... اسلیے کہ امت کو اولی الامر یعنی خلفاء و محدثین، قراء، واعظین، زہاد سے بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے اور راس کل مائۃ سنۃ سے مراد یہ ہے کہ صدی گزرے اور مجدد زندہ مشہور عالم ہو۔ اور حدیث شریف میں اشارہ اکابر کی ایک جماعت کی طرف ہے جو ہر صدی کے سر پر ہوئے ہیں، تو مجدد مائۃ اولیٰ حضرت عمر بن عبد العزیز ... اور مجدد مائۃ ثانیہ خلیفہ مامون ... حضرت امام شافعی، امام حسن بن زیاد، اشہب مالکی، علی بن موسیٰ رضا، یحییٰ بن معین، معروف کرخی، اور مجدد مائۃ ثالثہ خلیفہ مقتدر باللہ، حضرت امام ابو جعفر طحاوی حنفی، امام ابو الحسن اشعری، امام نسائی۔ اور مجدد مائۃ رابعہ خلیفہ قادر باللہ، امام ابو حامد اسفرائنی، ابو بکر محمد خوارزمی حنفی، اور مجدد مائۃ خامسہ خلیفہ ... باللہ، حضرت امام غزالی، قاضی فخر الدین حنفی وغیرہم اھ

شیخ الاسلام جلال الدین ... رسالہ ... مذہب الاشعریہ میں فرماتے ہیں کہ مجدد صدی کا غلبہ ظن سے پہچانا جاتا ہے اسکے قرائن احوال اور اسکے علم سے انتفاع کے سبب سے، اور نہیں ہوتا مجدد مگر عالم علوم دینیہ ظاہرہ و باطنہ کا جو ناصر سنت اور قامع بدعت ہو، اور کبھی مجدد سارے جہان میں منفرد ایک ہی ہوتا ہے، جیسے خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلی صدی کے مجدد بالاتفاق ہیں، اور دوسری صدی کے مجدد امام شافعی ہیں اسیلئے کہ محققین کا اجماع ہے کہ اپنے زمانہ میں تمام علماء سے اعلم و افضل تھے۔ اور کبھی مجدد دو یا جماعت ہوتی ہے اور کسی

ایک عالم کا اجماع نہ ہو سکا بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ صدی کے درمیان کوئی ایسا شخص بھی ہو جو مجدد سے افضل ہو، لیکن مجدد جب ہوگا تو راس المائۃ پر ہوگا کیونکہ عموماً ... دیکھا گیا ہے کہ صدی ختم ہوتے ہوتے علماء امت بھی ختم ہو جاتے ہیں، دینی باتیں مٹنے لگتی ہیں، بدعتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں، اسوقت دین کے تجدید کی ضرورت پڑتی ہے، اسوقت اللہ تعالیٰ ایسے عالم کو ظاہر کرتا ہے جو ان خرابیوں کو دور کرتا ہے اور علی الاعلان ان برائیوں کو سب کے سامنے بیان کرکے دین کو از سر نو تازہ کر دیتا ہے، وہ سلف صالحین کا بہترین عوض خیر الخلف نعم البدل ہوتا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی مرقاۃ الصعود شرح سنن ابو داود میں فرماتے ہیں، علامہ ابن اثیر نے فرمایا کہ علماء نے حدیث ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا کی تاویل میں ہر ایک نے اپنے زمانہ میں اختلاف کیا ہے اور اشارہ کیا اس شخص کی طرف جو صدی کے سرے پر دین کی تجدید میں لگا ہو، تو ہر ایک اپنے مذہب کے حامی اور اسکی طرف مائل ہوئے اور بعض علماء کا یہ خیال ہے کہ اولیٰ یہ ہے کہ اس حدیث کو عام پر محمول کیا جائے اسلیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک من یجدد لھا دینھا کا اقتضا نہیں ہے کہ صدی کے سرے پر مجدد فقط ایک ہی شخص ہو بلکہ کبھی ایک ہوتا ہے اور کبھی ایک سے زائد، اس لیے کہ امت کا اصل انتفاع امور دین میں ہے لیکن ان کے سوا دوسرے امور میں بھی انتفاع بہت ہوتا ہے مثلاً اولو الامر، اہل حدیث، قراء، واعظین، عابد زاہد لوگ اپنے فنون سے ایسا نفع امت کو پہنچاتے ہیں جو دوسرے سے ممکن نہیں اسلیے کہ اصل دین میں فقط قانون سیاست ہے اور اشاعت عدل و انصاف ہے جسکی وجہ سے ضبط معاملات ہوتی ہے، اور اور لوگ اپنے وعظوں سے امت کو نفع پہنچاتے ہیں اور لوگوں کو تقوے پر ابھارتے ہیں اور دنیا میں زہد کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک یہ بات ہے کہ من یجدد سے اکابر مشہورین کی ایک جماعت کا ہونا بھی ... کی طرف اشارہ ہو جو لوگوں کے دین کی حفاظت کریں اور برائیوں، خرابیوں، بے دینیوں کو مٹا کر دین کی تجدید کرینگے لیکن اسمیں یہ ضرور ہے کہ مجدد وہی شخص ہوگا کہ صدی کے شروع میں عالم مشہور مشار الیہ ہو، بعض فنون میں سے کسی فن میں اسکی طرف اشارہ کرتے ہوں، اور وہ صدی کے شروع ہونے کے قبل بھی موجود ایسے علماء ہونگے جو دین کی خدمت میں منہمک ہونگے لیکن مجدد سے مراد یہ ہے کہ جسوقت صدی ختم ہو اور دوسری صدی شروع ہو، اسوقت وہ عالم مشہور زندہ اور مشار الیہ ہو۔ اھ

ماہ رجب ۱۳۴۲ھ میں سہسوان سے مولوی ابو علی محمد عبد الوہاب صاحب نے جناب مولانا عبد الباری صاحب لکھنوی فرنگی محلی مرحوم مغفور کے پاس اس حدیث شریف کے متعلق ایک استفتاء بھیجا تھا اس میں چند باتیں دریافت کی تھیں جو مجموعہ فتاویٰ جلد دوم ... میں شائع ہو چکا ہے اس جگہ مختصراً نقل کرنا خالی فائدہ سے نہیں۔ حدیث ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ الخ میں راس آخر صدی ہے یا راس اول صدی اور مجدد کے شرائط اور علامات کیا ہیں، اور پہلی صدی سے اسوقت تک کون کون مجدد ہوئے ہیں، اور مولوی اسمعیل دہلوی اور ان کے پیر سید احمد بریلوی مجدد ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ مولانا لکھنوی نے ان سوالات کے حسب ذیل جوابات دیئے ہیں: راس مائۃ سے مراد باتفاق محدثین آخر صدی ہے۔ اور مجدد کے شرائط و علامات یہ ہیں کہ علوم ظاہرہ و باطنہ کا عالم ہو اور اسکے درس و تدریس، وعظ و تصنیف وغیرہ سے نفع شائع ذائع ہو اور احیاء سنت اور اماتت بدعت میں سرگرم ہو، اور ایک صدی کے آخر اور دوسری صدی کے آغاز میں اسکے علم کی شہرت ہو اور اس سے انتفاع معروف ہو۔ پس اگر آخری صدی نہیں پایا ہے اور اس سے اس زمانہ میں انتفاع عام اور شہرت حاصل نہ ہوا ہو تو مجدد دین کی صفت سے متصف نہ ہوگا اور اس حدیث کا مورد و مصداق نہ ہوگا اور اسکا شمار مجددین میں نہ ہوگا۔ اسکے بعد عبارت شیخ الاسلام بدر الدین ... مرقاۃ الصعود امام جلال الدین سیوطی نقل کرکے فرماتے ہیں: ان عبارات سے واضح ہوا کہ سید احمد بریلوی کہ انکی ولادت ۱۲۰۱ھ میں ہوئی اور انکے مرید اسمعیل دہلوی وغیرہ مصداق حدیث میں داخل نہیں ہیں۔ مولوی اسمعیل دہلوی کی ولادت ۱۱۹۳ھ میں ہوئی اور دونوں کا انتقال ۱۲۴۶ھ میں ہوا، تو سید احمد صاحب نے کوئی آخری صدی ہی نہ پایا، اور مولوی اسمعیل آخری صدی میں فقط سات سال کے بچے تھے، اسیلئے مجدد کے لیے ضرور ہے کہ آخر ایک صدی اور دوسری صدی کے شروع میں اس صفت کیساتھ موصوف ہو کہ اسکا نفع عام ہو اور اسکا اشتہار تام ہو اور ان دونوں کی تیرہویں صدی کے ... شہرت ہوئی ... علماء نے ... مجددین میں اس صفت کا ... جسکی تفصیل علامہ ... کے رسالہ مسمی بہ الفوائد المجموعہ فی من یبعث اللہ لھذہ الامۃ ... اور امام جلال الدین سیوطی کے رسالہ ... میں ...

# شگوفے

از مولانا مصطفےٰ جمیل کوثری

ہر شخص میں کسی نہ کسی پہلو سے اسکے نام کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

● حضور جب کفار کے ساتھ حدیبیہ کی صلح کرنے لگے، تو شرائط صلح طے کرنے کے لیے ایک شخص آیا۔ حضور نے پوچھا، تمہارا نام کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا "سہیل"۔ حضور نے متبسم ہو کر فرمایا کہ معاملہ آسان ہو گیا، کیونکہ تمہارا نام ہی اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ چنانچہ گفتگو بڑے اچھے ماحول میں کامیاب ہوئی۔

● ہارون الرشید کی ایک کنیز تھی جس کا نام "غادرہ" تھا۔ جس نے خلیفہ کے ساتھ کسی معاملہ میں بے وفائی کی، تو وہ بولا "صدق اللّٰہ [illegible] غادرۃ" تیرا نام کس نے سچ رکھا ہے، کیونکہ "غادرہ" کے یہی تو معنی ہیں کہ غدر، بغاوت اور بے وفائی کرنے والی۔

● مغلیہ خاندان کے مشہور بادشاہ اکبر اعظم میں شاید نام کا بھی اثر تھا کہ اس نے کبر و استکبار میں آکر "دین الٰہی" کا اجرا کیا، اور خود معبود بن بیٹھا۔

● صحابہ کرام انگور کو "کرم" کہا کرتے تھے۔ حضور نے جب سنا تو منع فرمایا، اور ارشاد فرمایا کہ انگور کو "کرم" نہ کہو، چونکہ انگور سے شراب کشید ہوتی ہے، جو کہ شور و شر کی بنیاد ہے اس لیے اسے "کرم" نہ کہو۔

● مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ

● جس شخص کا نام "یوسف" ہو اُس پر مصائب و آلام ٹوٹتے ہیں۔

● جس شخص کا نام "یعقوب" ہو اولاد کی جدائی پاتا ہے۔

● جس شخص کا نام "یونس" ہو اس کی رغبت جیل کی طرف ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا عبارات "تفسیر [illegible]" میں لکھی ہیں۔

● علامہ جلال الدین سیوطی نے "تاریخ الخلفاء" میں لکھا ہے کہ حضرت عمر نے ایک شخص سے پوچھا "تیرا نام کیا ہے؟" تو وہ بولا "جمرہ" (چنگاری)۔ آپ نے پوچھا، باپ کا نام؟ بولا "شہاب" (شعلہ)۔ پوچھا ذات کا نام؟ بولا "حرقہ" (جلن)۔ پوچھا محلہ کا نام؟ تو بولا "حرّہ" (گرمی)۔ قبیلہ کا نام پوچھا، تو جواب دیا "حرقہ" (جلا دینے والی آگ)۔ حضرت عمر نے فرمایا: جا، تیرے اہل و عیال آگ میں جل مرے۔ وہ شخص واپس ہوا گھر پہنچا، دیکھتا ہے کہ سارا گھر مع اہل و عیال جل کر خاکستر ہو گیا ہے۔

● باب مدینۃ العلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ [illegible]

## مسئلہ کشمیر کے مذاکرات پر مرکزی جمعیۃ علماء پاکستان کی رائے

جاننے والے اسے بخوبی جانتے ہیں کہ بھارتی رہنما متضاد بیانات کے عادی ہیں اور انکے عادی ہیں کہ جب جا [illegible] کے نئے نئے مسائل نکالے ہیں۔ صدر مملکت پاکستان اور وزیر اعظم بھارت کے مشترکہ اعلامیہ کے بعد ہی مشترکہ [illegible] جو بھارتی لیڈروں نے بیانات شائع کیے ان سے ہندوستان کی ذہنیت معلوم ہو گئی۔ مرکزی جمعیۃ علماء پاکستان ان بیانات پر غور کرتے ہوئے چند امور کا اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔

۱۔ پاکستان کے علماء، عوام و خواص اور پوری قوم کو اگرچہ صدر مملکت پاکستان پر اعتماد ہے لیکن ایسا کوئی سمجھوتہ جو کشمیریوں کے جائز حقوق کے خلاف یا پاکستان کے موقف کے مخالف ہو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ کسی ایسی تقسیم کو برداشت کیا جائے گا کہ کشمیر کا ایک حصہ کسی کے پاس ہو، دوسرا کسی کے پاس۔

۲۔ صحیح راہ یہ ہے کہ کشمیریوں کو استصواب رائے عامہ کا حق دیا جائے۔ اور پورے کشمیر کو کشمیریوں کے حوالہ کیا جائے۔

۳۔ مرکزی جمعیۃ العلماء پاکستان کی رائے ہے کہ مذاکرات میں جہاں صدر [illegible] کے دوسرے گروپ شامل رہیں، جو حضرت غلام عباس صاحب کو بھی شریک کیا جائے۔

۴۔ حالات کا تقاضا تو تھا کہ مجلس مذاکرات میں شیر کشمیر جناب شیخ عبداللہ صاحب کو بھی شامل کیا جاتا۔

۵۔ ملت پاکستان کا فرض ہے کہ امن و سکون کے ساتھ حالات کا انتظار کرے۔

محمد عبد الحامد القادری بدایونی

**چک [illegible]** [illegible] حضرت صدیق اکبر [illegible] کا عرس مبارک ہوا حضرت مولانا [illegible] شاہ صاحب خطیب جامع [illegible] حضرت مولانا حافظ محمد شریف صاحب مہتمم [illegible]

---

وَ کُلٌّ لَہٗ مِن اِسمِہٖ نصیبٌ۔ یعنی ہر شخص کو اپنے نام کا تھوڑا بہت حصہ ضرور مل جاتا ہے۔ حضرات بزرگوں کے اقوال سچ ہوا کرتے ہیں۔ آپ گرد و پیش کے ناموں میں غور فرمائیے اور دیکھئے کہ ہر شخص میں اسکے نام کا جلوہ نظر آئے گا۔

[illegible]

اگر [illegible] ایک حرف [illegible]

قس علی ھذا

**دینہ** ۱۲ دسمبر بروز ہفتہ منگل سول بازار دینہ میں حضرت مولانا ابوالنعیم محمد سلیم سیالکوٹی خطیب اعظم دینہ نے سیرت النبی کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

۲ دسمبر کو موضع [illegible] میں حضرت مولانا ابوالحقائق پیر محمد عبدالغفور صاحب ہزاروی نے فاضلانہ تقریر فرمائی۔ دوسرے دن حضرت مولانا ابوالنعیم محمد سلیم سیالکوٹی نے موضع [illegible] میں اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر اپنے خاص انداز میں جامع تقریر فرمائی۔

(ناظم مکتبہ نقشبندیہ [illegible] جہلم)

**[illegible]** [illegible] حافظ آباد [illegible] اہل سنت نے ایک تقریر کے سلسلہ میں [illegible] مجسٹریٹ حافظ آباد کی عدالت میں دائر کیا ہے۔ قارئین سواد اعظم سے درخواست ہے کہ [illegible] کے حق میں دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم [illegible] (محمد اقبال رضوی)

**منٹگمری** [illegible] حضرت مجدد دین و ملت [illegible] خلیفہ اجل حضرت ملک العلماء مولانا ظفر الدین صاحب فاضل بہاری [illegible] نومبر کو عظیم آباد پٹنہ ہندوستان میں [illegible] ہو گیا۔ [illegible] آفتاب [illegible] نصف صدی سے زیادہ برصغیر ہند و پاک کو اپنے علم و عمل کی روشنی سے منور کرتا ہوا غروب ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ [illegible] علمائے اہلسنت منٹگمری کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں بعد قرآن خوانی ایصال ثواب کیا گیا اور حضرت ملک العلماء [illegible] کے فرزند گرامی [illegible] تعزیت ارسال کی گئی۔ (محمد ابراہیم [illegible] منٹگمری)

## انجمن حزب الرسول

۶۰۔ [illegible]
۶۱۔ محمد عارف [illegible]
۶۲۔ [illegible]
۶۳۔ [illegible]
۶۴۔ [illegible]
۶۵۔ محمد اسلم [illegible]
۶۶۔ [illegible] احمد [illegible]
۶۷۔ [illegible]
۶۸۔ محمد سلیم [illegible]
۶۹۔ [illegible]
۷۰۔ [illegible]
۷۱۔ محمد مطلوب
۷۲۔ [illegible]
۷۳۔ [illegible] رحمت خاں
۷۴۔ [illegible] ابراہیم خاں
۷۵۔ [illegible]
۷۶۔ غلام [illegible]
۷۷۔ [illegible]
۷۸۔ غلام نبی [illegible]
۷۹۔ [illegible]
۸۰۔ [illegible]
۸۱۔ [illegible]
۸۲۔ [illegible]
۸۳۔ [illegible]
۸۴۔ [illegible]
۸۵۔ [illegible]
۸۶۔ [illegible]
۸۷۔ [illegible] رحمت علی
۸۸۔ [illegible] رحمت علی
۸۹۔ [illegible]


فون نمبر [illegible]
گرام مون لائٹ

# طب یونانی کے دو بہترین تحفے

کسی بات کا بھول جانا ایک عام مرض ہے دراصل یہ دماغی کمزوری کا نتیجہ ہوتا ہے قوت حافظہ کی اصلاح کیلیے

**روشن دماغ**

جادو کا اثر رکھتی ہے چند دنوں کے استعمال سے ہی آپ اپنی یادداشت پر مکمل اعتماد کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی [illegible] روپے

**حب لقوہ**

یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی اعصاب و رئیسہ ہیں۔ جسم کی [illegible] کو دور کر کے اعصاب میں [illegible] و طاقت پیدا کرتی ہیں، دل، دماغ اور گردہ و مثانہ کی تقویت کے لیے عجیب و غریب چیز ہے استعمال شرط ہے

ایم افضل [illegible] یونانی لیبارٹری۔ لال کنواں، موچی گیٹ لاہور





ذخیرہ کتب:۔ سید منور علی شاہ صاحب (امریکہ) پیشکش:۔ محمد احمد ترازی